بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۃ الحاقۃ ۶۹

اَلْحَآقَّةُ ۝ ۱ مَا الْحَآقَّةُ ۝ ۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝ ۳ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ ۴
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ ۵ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ ۶
سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا
صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ ۷ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝ ۸
وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ ۹ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ
فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ ۱۰ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ۝ ۱۱
لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ ۱۲ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ
نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ ۱۳ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ ۱۴

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سچ مچ ہونے والی ۝ ۱ وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے ۝ ۲ اور تم کو کیا معلوم ہے کہ وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے ۝ ۳
کھڑکھڑانے والی کو ثمود و عاد نے جھٹلایا ۝ ۴ سو ثمود تو کڑک سے ہلاک کر دیئے گئے ۝ ۵
رہے عاد ان کا نیز آندھی سے ستیاناس کر دیا گیا ۝ ۶ خدا نے اس کو سات رات اور آٹھ دن
ان پر چلائے رکھا تو تو لوگوں کو اس میں ڈھے پڑے دیکھے جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے ۝ ۷ بھلا تو
ان میں سے کسی کو بھی باقی دیکھتا ہے ۝ ۸ اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ جو الٹی
بستیوں میں رہتے تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے ۝ ۹ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغمبر کی نافرمانی
کی تو اللہ نے بھی ان کو بڑا سخت پکڑا ۝ ۱۰ جب پانی طغیانی پر آیا ہم نے تم کو کشتی میں سوار
کر لیا ۝ ۱۱ تاکہ اس کو تمہارے لئے یادگار بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں ۝ ۱۲ تو
جب صور میں ایک پھونک ماری جائے گی ۝ ۱۳ اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھا لئے جائیں گے
پھر ایک بارگی توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے ۝ ۱۴

(پارہ ۲۹/ سورہ ۶۹/ آیات ۱ تا ۱۴ ★ ت: ج)

3111

سورہ الحاقہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں ۵۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

۱۔ "وہ ہو کر رہنے والی" اس سے مراد قیامت ہے۔ یہ حق سے اسم فاعل مونث کا صیغہ ہے حق کا معنی ہے کسی چیز کا متحقق ہونا، ہو جانا، پایا جانا۔ قیامت کو الحاقہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کا پایا جانا ایک مسلمہ صداقت اور اٹل حقیقت ہے جس میں قطعاً کوئی شک نہیں۔ اس روز سزا و جزا کا تحقق ہوگا۔

۲۔ جب اہل عرب کسی اہم چیز کا ذکر کرنا چاہتے تو مخاطب سے کچھ ایسے سوال پوچھتے ہیں تاکہ وہ ہوشیار ہو جائے اور پورے دھیان سے سنے۔

۳۔ یہ سوال قیامت کی ہولناکی کا تصور ذہن نشین کرانے کے لئے پوچھا جا رہا ہے کہ قیامت اتنی ہولناک اور خوفناک ہوگی کہ تمہاری عقلیں اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں

۴۔ قیامت پر ایمان لانا ہماری فلاح کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتے وہ قدم قدم پر پھسلتے ہیں۔ عاد و ثمود قیامت پر ایمان نہیں رکھتے تھے اس لئے راہ راست سے دور بھٹک گئے (ضیاء القرآن)

۵۔ "تو ثمود تو ہلاک کئے گئے حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے"۔ یعنی سخت ہولناک آواز سے

۶۔ "اور رہے عاد، وہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے

۷۔ "وہ ان پر قوت سے لگا دی سات راتیں اور آٹھ دن"۔ چہارشنبہ سے چہارشنبہ تک آخر ماہ شوال میں نہایت تیز سردی کے موسم میں۔ "لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں" یعنی ان دنوں میں "دیکھو بچھڑے ہوئے، کہ موت نے انہیں اوندھا دیا" "گویا وہ کھجور کے ڈھنڈ ہیں گرے ہوئے

۸۔ "تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو" کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز جب صبح کو سب لوگ ہلاک ہو گئے تو ہوا نے انہیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیا اور ایک بھی باقی نہ رہا

۹۔ "اور فرعون اور اس سے اگلے" اس سے بھی پہلی امتوں کے کفار "اور الٹنے والی بستیاں" نافرمانیوں کی شامت سے مثل قوم لوط کی بستیوں کے یہ سب "خطا لائے" (کنز الایمان)

۱۰۔ انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں سختی کے ساتھ پکڑ لیا

۱۱۔ پانی جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے حد سے تجاوز کر گیا اور ہر چیز پر چھا گیا تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کرایا

حضرت ابن عباسؓ اس کا معنی بتاتے ہیں کہ پانی بہت زیادہ ہو گیا۔ یہ طوفان حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کے سبب آیا تھا۔ جب آپ کی قوم نے آپ کو جھٹلا دیا، آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے اور غیر اللہ کی پرستش میں لگ گئے، تو آپ نے ان کی ہلاکت کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بد دعا کو قبول کر لیا تو ہر طرف سے طوفان امڈ آیا جس نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ صرف وہی باقی بچے جو حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔

۱۲۔ ہم نے تمہارے لئے دنیا میں کشتیوں کو باقی رکھا جن پر سوار ہو کر تم سمندروں میں سفر کرتے ہو۔ سننے والے اور یاد رکھنے والے کان اس نعمت کو سمجھیں اور یاد رکھیں۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ ایسے کان جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھیں اور کتاب اللہ کو سن کر اس سے استفادہ کریں۔

۱۳۔ قیامت کے ہولناک امور کا ذکر ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے خوف و ہراس اور گھبراہٹ میں مبتلا کر دینے والا صور پھونکا جائے گا۔

۱۴۔ اس کے بعد دوسرا نفخہ (صور میں پھونکا جانا) ہو گا جس سے زمین و آسمان تمام مخلوق بے ہوش ہو جائے گی بجز ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے * زمین و آسمان اٹھا کر کھال کی طرح کھینچ دیئے جائیں گے اور زمین بدل دی جائے گی اور اس وقت قیامت قائم ہو گی۔ اس دن آسمان پھٹ جائے گا اور بالکل بودا ہو جائے گا۔"
(تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ① حَاقَّةُ: حق ہونے والی، ثابت ہونے والی ② القَارِعَةُ: ساعت قیامت ③ طَاغِيَةٌ: نافرمانی ④ عَاتِيَةٌ: نافرمان، حد سے نکل جانے والی ⑤ حُسُومًا: سخت نحس، جڑ سے کاٹ دینے والی ⑥ خَاوِيَةٌ: اُفتادہ، گری ہوئی، کھوکھلی ⑦ بَاقِيَةٌ: باقی رہنے والی ⑧ الْمُؤْتَفِكَاتُ: الٹی ہوئی ⑨ خَاطِئَة: گناہ، گنہگار ⑩ عَصَوْا: انہوں نے نافرمانی کی ⑪ رَابِيَةً: سخت، زائد ⑫ طَغَى: وہ حد سے نکل گیا ⑬ جَارِيَةٌ: کشتی، چلنے، بہنے والی ⑭ تَعِيَهَا: وہ اس کو یاد رکھے ⑮ وَاعِيَةٌ: یاد رکھنے والے ⑯ دَكَّةً: توڑنا، ریزہ ریزہ کرنا ⑰ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ① الحَاقَّةُ: قیامت کے ناموں میں سے ایک ② ظاہر علم والے علوم حقیقیہ سے محجوب ہیں ③ ہوائیں حضرت میکائیلؑ کی مسخر ہیں ④ جد و جہد سے نیک نامی باقی رہتی ہے ⑤ کشتی نوحؑ کے تختوں کی حفاظت "یادگار" کی دلیل ہے ⑥ اچھی بات مؤثر و مفید ہوتی ہے ⑦ آندھی میں بڑی قوت رکھی گئی ہے ⑧ عرش اپنے حال پر بحال رہے گا ⑨

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱۵ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝۱۶
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝۱۷
يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝۱۸ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ
فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝۱۹ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝۲۰
فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۲۱ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۲۲ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝۲۳ كُلُوْا
وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝۲۴ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ
كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝۲۵ وَلَمْ اَدْرِ
مَا حِسَابِيَهْ ۝۲۶ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝۲۷ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝۲۸

وہ دفعہ کہ ہو پڑے گا وہ ہونے والی ۝۱۵ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال
ہو گا ۝۱۶ اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر
آٹھ فرشتے اٹھائیں گے ۝۱۷ اس دن تم سب پیش ہو گے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے
گی ۝۱۸ تو وہ جو اپنا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا لو میرے نامہ اعمال پڑھو ۝۱۹ مجھے
یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا ۝۲۰ تو وہ من مانتے چین میں ہے ۝۲۱ بلند باغ میں ۝۲۲
جس کے خوشے جھکے ہوئے ۝۲۳ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے
بھیجا ۝۲۴ اور وہ جو اپنا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا
نوشتہ نہ دیا جاتا ۝۲۵ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ۝۲۶ ہائے کسی طرح موت ہی
قصہ چکا جاتی ۝۲۷ میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال ۝۲۸

(پارہ ۲۹ / سورہ ۶۹ / ۱۵ تا ۲۸ * ت: ک)

۱۵۔ تو اس روز ہونے والا واقعہ ہو جائے گا

۱۶۔ آسمان پھٹ جائے گا اور اللہ سے کشش کے مطابق جو آج ہر سیارے کو اپنی اپنی جگہ روکے ہوئے ہے
وہ ختم ہو جائے گی * الواھیۃ کسی چیز کا بوسیدہ ہو کر گر پڑنا جیسے اس کے اجزاء میں باہم کوئی ربط نہیں
صاحب قاموس وہی کا معنی کرتے ہیں۔ پھٹ جانا، شگاف پڑنا۔

۱۷- وہ فرشتے جو اپنے قیام، رکوع، سجود سے آسمان کے چپے چپے کو مزین کئے ہوئے ہیں جب آسمان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا تو وہ کناروں پر صفیں باندھ کر کھڑے ہو جائیں گے * یہ مطلب نہیں کہ (اللہ) تعالیٰ عرش پر تشریف فرما ہوگا اور فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک اور منزہ ہے کہ وہ کسی مکان میں سما سکے۔ عرش کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اس لئے ہے کہ اس نسبت سے عرش کی شان بلند ہو نیز یہ مقام اللہ تعالیٰ کی خصوصی تجلیات کا جلوہ گاہ ہے۔ کائنات علوی و سفلی میں جس قدر تصرفات ہو رہے ہیں، جن تدبیروں کا ظہور ہو رہا ہے ان سب کا مرکز یہ مقام ہے جسے عرش کہا جاتا ہے۔ (ضیاء القرآن)

۱۸- وہ دن جب تم پیش کئے جاؤ گے تمہارا کوئی راز پوشیدہ نہ رہے گا۔

۱۹- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی دو پیشیاں تو جھگڑے، اور معذرتوں کے لئے ہوں گی اور تیسری پیشی کے وقت اعمالنامے ہاتھوں میں نمودار ہو جائیں گے کوئی دائیں ہاتھ میں لینے والا ہوگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں (ترمذی) * یہ تیسری پیشی کی تفصیل ہے جس کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ مومن خوشی سے کہے گا لو میری کتاب پڑھو۔"

۲۰- "مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا۔" ابن مبارکؒ سے منقول ہے کہ "مومن کو کتاب پڑھنے کو دی جائے گی وہ اپنے گناہ پڑھے گا تو اس کا رنگ بدل جائے گا پھر وہ اپنی نیکیاں پڑھے گا تو اس کا رنگ واپس آ جائے گا پھر وہ دیکھے گا تو اس کی برائیاں نیکیوں میں بدل جائیں گی اس وقت وہ کہے گا لو میری کتاب پڑھو۔" (تفسیر مظہری)

۲۱- وہ خوش کن زندگی اور عالی شان جنت میں ہوگا۔ جس میں فلک بوس محلات، خوبرو حوریں، وافر نعمتیں اور دائمی مسرتیں ہوں گی۔

۲۲- "بلند باغ میں" حدیث شریف میں ہے کہ بلند درجے کے حامل نچلے درجے کے لوگوں کے پاس اتر آیا کریں گے اور دعا سلام سے نواز آیا کریں گے۔ نچلے درجے والے اپنے اعمال کی کمی کے باعث اوپر نہیں جا سکیں گے (ابن ابی حاتم بروایت حضرت ابو امامہؓ) ایک اور حدیث میں ہے "جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان مسافت زمین و آسمان کے درمیان کی طرح ہے" (صحیحین)

۲۳- "جس کے خوشے جھکے ہوں" اس کے خوشے اس قدر قریب اور جھکے ہوئے ہوں گے کہ جنتی اپنے پلنگ پر لیٹے لیٹے حاصل کر سکے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

٢٤۔ بعد حکم الٰہی ہوگا کہ ان میووں کو کھاؤ اور نہروں سے پانی پیئو اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی اور نہ موت آئے گی ان نیک اعمال کے صلہ میں یا یہ کہ نماز و روزہ کے صلہ میں جو کہ تم نے گزشتہ ایام میں دنیا میں کئے تھے

٢٥۔ اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (افسوس سے) کہے گا کاش میرا نامہ اعمال مجھ کو نہ ملتا ۔ [illegible]

٢٦۔ "اور مجھ کو اپنے حساب کی خبر نہ ہوتی" یعنی جاہل ہی رہتا جیسے دنیا میں تھا۔ کبھی اپنے کئے ہوئے اعمال کا خیال بھی نہ تھا ۔ (تفسیر حیدری)

٢٧۔ مجھے ایسی دائمی موت آجاتی جس کے بعد زندگی نہ ملتی تاکہ یہ رسوائی اور عذاب نہ دیکھتا ۔

٢٨۔ "میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال" معلوم ہوا کہ مومن کا مال قیامت میں کام آئے گا ۔ صدقہ و خیرات ، بلکہ جو میراث چھوڑی اس کا بھی ان شاء اللہ اجر ملے گا ۔ کافر کا نہ صدقہ خیرات کام آئے نہ دوسرا مال ، کیونکہ یہ حسرت کافر کرے گا اور کافروں کے عذاب سے اللہ مومنوں کو محفوظ رکھے گا

(نور العرفان)

لغوی اشارے ۞ وَقَعَتْ : بپا ہو جائے گی ، قائم ہو جائے گی ۞ وَاقِعَةُ : لازمی ہونے والی مراد قیامت ۞ اِنْشَقَّتْ : وہ شق ہو گئی ۞ وَاهِيَة : کمزور ، بوسیدہ ۞ اَرْجَائِهَا : اس کے کنارے ۞ تُعْرَضُوْنَ : تم پیش کئے جاؤ گے ۞ خَافِيَة : پوشیدہ رہنے والی ۞ هَآؤُمُ : لو ۞ مُلَاقٍ : پہنچنے والا ۞ عِيْشَة : زندگی ، گذران ۞ قُطُوْفُهَا : درخت سے پھل توڑنا ۞ دَانِيَة : جھکنے لٹکنے والی ، نزدیک ۞ هَنِيْئًا : خوشگوار ، پاکیزہ ۞ خَالِيَة : گزشتہ ، گزرنے والی ۞ حِسَابِيَه : میرا حساب ۞ قَاضِيَة : ختم کر دینے والی ، کام تمام ہو جائے ۞ اَغْنٰی : وہ کام آیا ۞ عَنِّيْ : مجھ سے ۞ مَالِيَه : میرا مال ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ اپنی جانوں کا محاسبہ کر لو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے ۞ [illegible] ۞ مومن کا اعمالنامہ مخفی دیا جائے گا ۞ کامیاب آدمی کا اعمالنامہ داہنے ہاتھوں میں ہوگا ۞ معصیت رسوائی کی طرف لے جاتی ہے ۞ ظن ، کسی علامت سے حاصل ہوتا ہے ۞ ظن قوی کو علم اور کمزور کو توہم تک پہنچایا جاتا ہے ۞ ماکول و مشروب خوشگوار ہوتے ہیں ۞ خود کو عنایت الٰہی کے سپرد کر دینا دانشمندی ہے ۞ مال عذاب سے نہیں بچا سکتا جب تک راہ حق میں خرچ نہ کیا جائے ۞

هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ۝ ۲۹ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ۳۰ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝ ۳۱
ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝ ۳۲ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ ۳۳ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ ۳۴ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ
هَاهُنَا حَمِيمٌ ۝ ۳۵ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ ۳۶ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝ ۳۷ ع
فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۝ ۳۸ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ۝ ۳۹ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ
كَرِيمٍ ۝ ۴۰ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ ۝ ۴۱ وَلَا بِقَوْلِ
كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۝ ۴۲ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ۴۳

میری بادشاہی بھی فنا ہو گئی ۝ ۲۹ پکڑ لو اس کو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو ۝ ۳۰ پھر اسے جہنم
میں جھونک دو ۝ ۳۱ پھر ستر گز لمبی زنجیر میں اس کو جکڑ دو ۝ ۳۲ بے شک یہ ایمان نہیں لاتا تھا
اللہ پر جو بزرگ ہے ۝ ۳۳ اور نہ ترغیب دیتا تھا مسکین کو کھانا کھلانے کی ۝ ۳۴ پس آج یہاں
اس کا کوئی دوست نہیں ۝ ۳۵ اور نہ کوئی طعام بجز پیپ کے ۝ ۳۶ جسے کوئی نہیں کھاتا بجز خطاکاروں کے ۝ ۳۷ ع
پس میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جنھیں تم دیکھتے ہو ۝ ۳۸ اور جنھیں تم نہیں دیکھتے ۝ ۳۹ بے شک
یہ قول ہے ایک عزت والے رسول کا ۝ ۴۰ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ لیکن تم بہت کم ایمان
لاتے ہو ۝ ۴۱ اور نہ ہی کسی کاہن کا قول ہے تم توجہ بہت کم توجہ کرتے ہو ۝ ۴۲ بلکہ یہ نازل شدہ
ہے رب العالمین کا ۝ ۴۳ (پارہ ۲۹ سورہ الحاقہ ۶۹/۲۹ تا ۴۳ * ت: ض)

۲۹۔ (وہ جس کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا کہے گا) "میرا سب زور جاتا رہا" اور بے دلیل و محتاج رہ گیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس سے اس کی مراد یہ ہو گی کہ دنیا میں جو حجتیں میں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہو گئیں۔ اب اللہ تعالیٰ جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا

۳۰۔ "اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو" اس طرح کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو۔

۳۱۔ "پھر اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ"

۳۲۔ "پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے" فرشتوں کے ہاتھ سے "اسے پیرو دو"

یعنی وہ زنجیر اس میں اس طرح داخل کر دو جیسے کسی چیز میں ڈورا پرو دیا جاتا ہے۔"

۳۳۔ "بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا" اس کی عظمت اور وحدانیت کا معتقد نہ تھا۔

۳۴۔ "اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا" نہ اپنے نفس کو نہ اپنے اہل کو نہ دوسروں کو اس میں اشارہ ہے کہ وہ بعث کا قائل نہ تھا کیوں کہ مسکین کو کھانا دینے والا مسکین سے تو کسی بدلے کی امید رکھتا ہی نہیں محض رضائے الٰہی و ثواب آخرت کی امید پر مسکین کو دیتا ہے اور جو بعث و آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کو کھلانا کھلانے کی کیا غرض۔ (کنز الایمان)

۳۵۔ پس آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں" جو اس کا قریبی ہو اور جو اس کی حمایت کرے۔

۳۶۔ "غسلین" سے مراد جہنمیوں کی پیپ ہے (ابن عباسؓ) یہ ایک درخت ہے جسے جہنمی کھائیں گے۔

۳۷۔ خطاکاروں کے لئے غسلین ہے۔ "خاطئون" خطی الرجال سے مشتق ہے جس کا معنی ہے کہ اس نے جان بوجھ کر کیا۔ یہ خطا سے مشتق نہیں جو صواب کی ضد ہے۔

۳۸۔ بات اس طرح نہیں جس طرح کفار کہتے ہیں کہ حضورؐ قرآن اپنی طرف سے گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر دیتے ہیں یا وہ شاعر اور کاہن ہیں یا بعث اور دوبارہ اٹھانا نہیں ہوگا۔ یہ سب غلط ہے اور میں قسم اٹھاتا ہوں ان کی جنہیں آنکھ یا بصیرت سے دیکھتے ہو جیسے مظاہر قدرت اور اللہ تعالیٰ کی مصنوعات کے مسائل

۳۹۔ اور ان کی بھی قسم اٹھاتا ہوں جن کو آنکھیں اور بصیرت ادراک نہیں کر سکتیں جیسے صفات کے مراتب اور اللہ تعالیٰ کی ذات۔ مالا تبصرون سے مراد آخرت ہے، ارواح، ملائکہ اور جن ہیں۔ ایک یہ ہے کہ مالا تبصرون سے مراد وہ علوم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ خاص کیا ہے اور کسی کو بھی اس پر مطلع

۴۰۔ قرآن رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قول ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچاتا ہے وہ اسے اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ وہ اللہ تعالیٰ پر ہے۔ حضور جیسی اس کی مراد حضورؐ کی ذات یا جبریلؑ امین ہے۔

(تفسیر مظہری)

۴۱۔ "یہ کسی شاعر کا قول نہیں۔ تمہیں بہت کم یقین ہے" جیسا کہ تم سمجھتے ہو اور کہتے ہو۔ اس لئے یہ اصناف شعر سے ہے نہ اس کے شایان ہے۔ پھر یہ کسی شاعر کا کلام کس طرح ہو سکتا ہے

۴۲۔ اور نہ کسی کاہن کا قول ہے۔ بہت کم تم نصیحت لے رہے ہو" جیسا کہ بعض دفعہ تم یہ دعویٰ بھی

کرتے ہو، حالانکہ کہانت تو ایک شئے دیگر ہے۔ قلت دونوں جگہ نفی کے معنی میں ہے یعنی تم بالکل قرآن پر ایمان لاتے ہو نہ اس سے نصیحت ہی حاصل کرتے ہو۔

۴۳ - "(یہ تو) رب العالمین کا اتارا ہوا ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ادا ہونے والا یہ قول تو رب العالمین کا اتارا ہوا کلام ہے۔ اسے تم کبھی شاعری اور کبھی کہانت کہہ کر اس کی تکذیب کرتے ہو۔ (ص ی)

لغوی اشارے ⊘ سُلْطٰنِيَهْ : میری حکومت ⊘ صَلُّوْهُ : اس کو داخل کرو ⊘ يَحُضُّ : ترغیب نہیں دیتا ⊘ غِسْلِيْن : انسانوں کے زخموں کا دھوون یا زخموں سے نکلنے والا پانی ⊘ خَاطِئُوْن : گنہگار ⊘ تُبْصِرُوْن : تم دیکھتے ہو ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ عرف عرب میں سات، ستر اور سات سو سے کثرت مراد ہوتی ہے ⊘ سالن اور شوربا میں زیادہ بنانا مساکین کی خدمت کے کام آتا ہے ⊘ دوزخ کے کئی طبقات ہیں ⊘ قرآن مجید نبوت پر دلیل ہے ⊘ حضور انور ﷺ کی جلوہ گری کے بعد سے کہانت کا خاتمہ ہو گیا ⊘ تھوڑی سی بھی بینائی ہو تو بات کا مواخذہ ہے ⊘ یقین اس علم کا نام ہے کہ جس میں اشتباہ کا نام تک نہ ہو

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ○ ۴۴ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ○ ۴۵
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ○ ۴۶ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ○ ۴۷
وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ○ ۴۸ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ○ ۴۹
وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ○ ۵۰ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ○ ۵۱ فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيمِ ○ ۵۲ ع

اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ○ ۴۴ ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے ○ ۴۵ پھر ان کی رگ
دل کاٹ دیتے ○ ۴۶ پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا ○ ۴۷ اور بے شک یہ قرآن ڈر والوں
کو نصیحت ہے ○ ۴۸ اور ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں ○ ۴۹ اور بے شک وہ
کافروں پر حسرت ہے ○ ۵۰ اور بیشک وہ یقین حق ہے ○ ۵۱ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے
رب کی پاکی بولو ○ ۵۲ ع (پارہ ۲۹/ سورہ حاقہ ۶۹/ ۴۴ تا ۵۲ * ت: ک)

۴۴۔ "اگر وہ خود گھڑ کر بعض باتیں ہماری طرف منسوب کرتا"

۴۵۔ "تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے" یمین سے مراد یا تو قوت و قدرت ہے اس صورت میں آیت میں منہ میں من زائد ہوگا۔ عبارت یوں ہوگی "اسے مفتری کا دایاں ہاتھ پکڑ لیں گے تاکہ وہ بھاگ نہ سکے۔

۴۶۔ "پھر ہم کاٹ دیتے اس کی رگِ دل"۔ دل کی اس رگ کو وتین کہتے ہیں جو جگر کو سیراب کرتی ہے جب کٹ جائے تو انسان مر جاتا ہے۔ یہ سزا اس جھوٹے شخص کے لئے نہیں جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہو بلکہ اس کے لئے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی بنا کر بھیجا ہو، پھر معجزات اور دلائل قطعیہ سے اس کی نبوت کی صداقت کو ثابت کیا ہو۔ اگر ایسا نبی کوئی غلط بات اللہ کی طرف منسوب کرتا تو اس کو یہ سزا ملتی۔

۴۷۔ جب ایسے مفتری کو ہم عبرت ناک سزا دینے لگیں تو تم میں سے کسی میں یہ ہمت و جرأت نہیں کہ آڑے آجائے اور اسے ہماری سیفِ غضب سے بچالے۔ (ضیاء القرآن)

3120

۴۸ - یہ متقین کے لئے نصیحت ہے کیونکہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں - قرآن کی تلاوت نفس کے
فنا اور مصفّیٰ اور اس کے رذائل دور ہونے کے بعد ترقی کا سبب ہے کیونکہ تقویٰ کا تصور فنا کے بعد ہی ہوتا
ہے (مجدد الف ثانیؒ) قرآن کا تذکرہ ہونا یہ متقی کے ساتھ مختص ہے -

۴۹ - ہم جانتے ہیں کہ تم میں جھٹلانے والے ہیں اس وجہ سے ان کے جھٹلانے اور نصیحت حاصل نہ کرنے
پر ہم انہیں (سزا) دیں گے -

۵۰ - جب کفار نصیحت حاصل کرنے والے مومنوں کا ثواب دیکھیں گے تو یہ ان کی حسرت کا سبب ہوگا

۵۱ - یقین شک کو ختم کرتا ہے (قاموس) یقین علم کی صفت ہے (صحاح) * قرآن کے واضح ہونے
اور اس کی دلیل کے روشن ہونے کی وجہ سے عقل مند اس پر یقین رکھتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں
کرتا حق باطل کی ضد ہے -

۵۲ - اللہ تعالیٰ عظیم نام کو ذکر کرنے کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجیے * اپنے رب کو یاد کرتے ہوئے
اور اس کے حکم کی وجہ سے اس کی نماز پڑھو * اپنے عظیم رب کی پاکی بیان کیجیے * رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "اسے اپنے رکوع میں رکھو" * حضورؐ جب رکوع میں جاتے تو
سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے (جامع ترمذی) (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ۞ أَقَاوِيلِ : باتیں ۞ الْيَمِينِ : سیدھی جہت، سیدھا ہاتھ مراد قوت قدرت ۞
قَطَعْنَا : ضرور کاٹ دیں ۞ الْوَتِينَ : رگِ حیات، دل کی ڈوری ۞ حَاجِزِينَ : روکنے والے ۞ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ۞ باتیں بنانا یعنی جو بات نہ کہی ہو ایسی بات کہنا ۞ بادشاہ جس سے ناراض ہوتا ہے
بری موت مارتا ہے ۞ قوت کا تعلق دائیں جانب میں ہے ۞ شرک اور حب دنیا سے محترز متقی ہے ۞
نصیحت سے زندگی میں اضافہ ہوتا ہے ۞ یقین کہ جس میں شک نہ ہو ۞